امریکی دہشت گردی، تاریخ اور اثرات، میر بابر مشتاق۔ ناشر: عثمانی پبلی کیشنز، ۸-۱ے، پاکستان ریلوے ہاؤسنگ اسکیم، بلاک ۱۳-بی گلشن اقبال، کراچی۔ فون: ۴۷۴۰۷۴۸۷-۰۳۶۴۔ صفحات: ۲۷۹۔ قیمت: ۳۳۰ روپے۔

اس کرۂ ارض پر امریکی عسکری یلغار اور سفارتی گرفت کو ہر باشعور انسان دیکھ اور محسوس کر رہا ہے۔ ایک طرف 'امن، تہذیب اور جمہوریت' کے نعرے ہیں تو دوسری طرف قتل، تباہی، اور محکومی کی آندھی۔ ان دونوں رویوں کی سرپرستی امریکی ریاستی مشینری کی امتیازی پہچان ہے۔

زیرنظر کتاب میں میر بابر مشتاق نے مذکورہ بالا المیے سے متعلق اپنے اور دیگر افراد کے ۳۵ مضامین کو یک جا کر دیا ہے اور انھیں دہشت گردی کا عنوان دیا ہے۔ یہ مضامین معلومات کی وسعت اور اختصار کی جامعیت لیے ہوئے ہیں۔ دہشت گردی کی تاریخ، امریکی دہشت گردی تاریخ کے آئینے میں، امریکا، پاکستان اور افغان جنگ، ویت نام اور عراق میں امریکی درندگی، سی آئی اے کے سیاہ کرتوت اور امریکا کا مستقبل وغیرہ جیسے موضوعات زیربحث آئے ہیں۔ موضوع کی اہمیّت کے پیش نظر مزید جامع تحقیقی مطالعے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔(س-م-خ)

تعارف کتب

◉ **ماہنامہ مکالمہ بین المذاہب**، مدیر: مولانا عبدالرؤف فاروقی۔ پتا: مرکز تحقیق اسلامی، جامع مسجد خضرا، سمن آباد، لاہور۔ فون: ۷۵۳۱۳۴۷-۰۳۰۰۔ صفحات: ۲۰۸۔ قیمت: فی شمارہ ۳۰ روپے۔[عصرحاضر میں مذہبی رواداری کے فروغ کے لیے 'مکالمہ بین المذاہب' پر بہت زور دیا جاتا ہے اور اس کی آڑ میں گمراہ کن نظریات بھی پھیلائے جاتے ہیں۔ مذکورہ مجلّہ اپنی نوعیت کا واحد مجلّہ ہے جو باطل مذاہب اور تحریکوں کے علمی تعاقب کے ساتھ ساتھ اسلام پر رکیک حملوں کا جواب علمی استدلال سے دیتا ہے۔ زیرنظر شمارے میں تقابل ادیان کے تحت یہودیت اور نصرانیت کا مختلف حوالوں سے مطالعہ پیش کیا گیا ہے، مثلاً الوہیت مسیح کا تصور اور غلط فہمیاں، بائبل میں تضادات، کیا حضرت عیسٰیؑ کو سولی دی گئی؟ مفصل بحث۔ 'مسیحیت کا ظہور' کے عنوان سے مولانا مودودی کی تحریر بھی شاملِ اشاعت ہے۔ تقابل ادیان اور ملک میں مسیحی سرگرمیوں سے آگاہی کے لیے مفید مجلّہ۔]

◉ **آخرت کے مناظر**، عنایت علی خاں۔ ناشر: منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ فون: ۳۵۴۳۴۹۰۹-۰۴۲۔ صفحات: ۴۸۔ قیمت: ۱۸ روپے۔[پروفیسر عنایت علی خاں نے آخرت کے حوالے سے شیطانی بہکاووں کا تذکرہ اور جدید ذہن کے شبہات کا مدلل جواب دیتے ہوئے تصورِ آخرت جو دین کے بنیادی تصورات میں سے ہے، کا قرآن و حدیث کی روشنی میں اس طرح سے نقشہ کھینچا ہے کہ آخرت کا تصور انسان کے لیے جیتا جاگتا تصور بن جائے، اور ایک قابلِ تقلید حقیقت بن کر دنیوی اور اُخروی فلاح کا سبب ہو۔]